وراثت جاری ہونے سے متعلق ایک صورت کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-679 تاریخ:07-08-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ میرے شوہر، جن کا نام زید تھا ان کی وفات ہو چکی ہے، ہماری کوئی اولاد نہیں ہے۔ جس فلیٹ میں ہم رہائش پذیر ہیں اس کے علاوہ ایک اور چھوٹا فلیٹ میرے شوہر زید کا تھا۔ وہ یہ فلیٹ فروخت کر کے اس کی رقم مجھے دینا چاہتے تھے تاکہ میں یہ رقم اور اپنی جمع شدہ رقم ملا کر ایک دوسرا فلیٹ خرید سکوں، جسے کرائے پر دے کر اپنی زندگی کے اخراجات آسانی سے چلا سکوں۔

انہوں نے وہ فلیٹ 40 لاکھ روپے میں فروخت کیا، جس میں سے 5 لاکھ روپے وصول ہو چکے تھے، جو انہوں مجھے دے کر مالک بنا دیا تھا۔ باقی 35 لاکھ روپے ابھی وصول نہیں ہوئے تھے کہ انہیں دل کا دورہ پڑا اور ان کا انتقال ہو گیا۔

میرا کہنا یہ ہے کہ چونکہ انہوں نے اپنی زندگی میں یہ رقم مجھے دینا طے کر لیا تھا اور زبانی کہہ بھی دیا تھا کہ بقیہ 35 لاکھ روپے جو آئیں گے وہ تمہارے ہیں، تم ہی اس کی مالکہ ہو، اس لیے وہ 35 لاکھ روپے صرف میرے ہیں، ان میں کسی دوسرے وارث کا حق نہیں ہے البتہ دیگر ترکے سے وارث اپنا حق لیتے ہیں تو اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا میرا یہ دعویٰ درست ہے؟ یا 35 لاکھ روپے کی رقم بھی وراثت میں شامل ہو کر ورثاء میں تقسیم ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں فلیٹ کے بقیہ 35 لاکھ روپے پر صرف مرحوم کی بیوہ کا حق نہیں ہے بلکہ یہ 35 لاکھ روپے بھی دیگر مالِ وراثت کی طرح تمام ورثاء میں ان کے شرعی حصے کے مطابق تقسیم ہوں گے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ فلیٹ خریدنے والے شخص پر مرحوم زید کے 35 لاکھ روپے بطور دَین واجب الادا تھے، اور مرحوم زید نے اس دَین کا اپنی بیوی کو زبانی طور پر مالک بنادیا تھا، حالانکہ بیوی مدیون نہیں ہے، اور مدیون کے علاوہ کسی دوسرے کو دَین کا مالک بنانا شرعاً باطل ہے، شوہر کا ایسا کرنا درست نہ ہوا۔ نہ یہاں حوالہ کی صورت ہے، نہ ہی وصیت کے الفاظ ہیں اور وصیت ہوتی تو بھی وارث کے لئے وصیت جائز نہیں، نہ ہی یہاں دَین کا تسلط یا قبضہ دینا پایا گیا ہے۔ لہٰذا ان 35 لاکھ روپوں کی مالکہ صرف مرحوم زید کی زوجہ نہیں ہے۔ ان پیسوں پر مرحوم زید ہی کی ملکیت ہے جس کی وجہ سے ان پیسوں پر بھی وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔

علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد، المعروف بابن نجیم المصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی: 970ھ) ”الاشباہ و النظائر“ میں لکھتے ہیں: ”تمليك الدين من غير من عليه الدين باطل “یعنی: مدیون کے سوا کسی دوسرے کو دَین مالک کر دینا باطل ہے۔

(الاشباہ والنظائر، صفحہ 223، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

علامہ محمد بن علی المعروف بعلاء الدین الحصکفی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی: 1088ھ) ”در مختار“ میں لکھتے ہیں: ”(تمليك الدين ممن ليس عليه الدين باطل إلا) في ثلاث: حوالة، وصية، و (إذا سلطه) أي سلط المملك غير المديون (على قبضه) أي الدين (فيصح) حينئذ“ یعنی: مدیون کے سوا کسی دوسرے کو دَین کا مالک کر دینا باطل ہے مگر تین صورتوں میں صحیح ہے: (1) حوالہ، (2) وصیت اور (3) وہ جسے مدیون کے سوا مالک بنایا ہے اسے دَین کے قبضہ کرنے پر مسلط کر دے۔

(در مختار معہ رد المحتار، جلد 08، صفحہ 603-604، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”بہار شریعت“ میں لکھتے ہیں:

”دَین کا اُسے مالک کر دینا جس پر دَین نہیں ہے یعنی مدیون کے سوا کسی دوسرے کو مالک کر دینا باطل ہے مگر تین صورتوں میں۔ اول حوالہ کہ اپنے دائن کو اپنے مدیون پر حوالہ کر دے۔ دوسری وصیت کہ کسی کو وصیت کر دی کہ فلاں کے ذمہ جو میرا دَین ہے میرے مرنے کے بعد وہ دَین فلاں کے لیے ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ جس کو مالک بنائے اُسے قبضہ پر مسلّط کر دے۔ یوہیں عورت کا شوہر کے ذمہ جو دَین تھا اُسے اپنے بیٹے کو

جو اُسی شوہر سے ہے ہبہ کر دیا، یہ بھی صحیح ہے جبکہ اسے قبضہ پر مسلط کر دیا ہو۔“

(بہار شریعت، جلد 03، صفحہ 101-102، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اسی طرح اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ”فتاوی رضویہ“ میں لکھتے ہیں: ”یہ غیر مدیون کو دَین کا ملک کرنا ہوگا اور وہ صحیح نہیں۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 18، صفحہ 263، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نوٹ: فتوی میں چند مشکل الفاظ استعمال ہوئے، ان کا معنی یہ ہے:

دَین: سے مراد وہ نقدی یعنی کیش یا مثلی چیز ہے جو کسی سببِ التزام (مثلاً خریداری، کرایہ داری وغیرہ) کے تحت ذمہ پر لازم ہو جائے۔

مدیون: وہ شخص جس کے ذمہ کسی بھی سبب سے دَین لازم ہو۔

غیر مدیون: وہ شخص جس کے ذمہ متعلقہ دائن کا دَین لازم نہ ہو۔

حوالہ: یہ ایک فقہی اصطلاح ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کے ذمہ سے دَین ہٹا کر کسی دوسرے شخص کے ذمہ منتقل کر دیا جائے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

12 صفر المظفر 1447ھ/07 اگست 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔

دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ

Email:appointment@iecdawateislami.com